قطعه

رُباعی کی طرح قطعہ بھی عام طور پر چار مصرعوں کی نظم ہوتا ہے۔ لیکن رُباعی اور قطعے میں دو باتوں

کے لحاظ سے بنیادی فرق ہے۔ رُباعی کے لیے ایک بحراوراس کی پچھ کلیں مخصوص ہیں اور رُباعی

کے تین مصرعوں کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے۔ اس کے چاروں مصرعے بھی ہم قافیہ ہوسکتے ہیں اس

کے برخلاف قطعے کی شرط بیہ ہے کہ اس میں مطلع نہیں ہوتا، یعنی اس کے پہلے کے دونوں مصرعے ہم

قافیہ نہیں ہوتے۔ قطعہ کلا سیکی شاعروں کے بہاں عموماً غزل کے اشعار میں ماتا ہے۔ قطعہ بند

اشعارغون کے اندردو بھی ہوسکتے ہیں اور دوسے زائد بھی ۔ لیکن آج کل کے زیادہ تر شعرانے قطعہ

کورُباعی کی طرح صرف چارمصرعوں تک محدود کر دیا ہے۔

وحيدالدّين سليم

 $(\epsilon 1928 - \epsilon 1859)$

وحیدالدین سلیم ماہر لسانیات، صحافی، مترجم، کامیاب مصنف اور شاعر تھے۔ اُنھوں نے پہلے مفتو آل اور پھر سلیم تخلص اختیار کیا۔ پانی بت میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ کم عمری میں والد کا انتقال ہوگیا۔ 1882ء میں مثر اسکول کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد لا ہور کے اور بیٹل کالج میں تعلیم جاری رکھی ۔ طالب علمی کا زمانہ نُر بت میں بسر ہوا۔ ایک دوست کی وساطت سے ایج ٹین کالج میں اخلی کا زمانہ نُر بت میں بسر ہوا۔ ایک دوست کی وساطت سے ایج ٹین کالج میں اخلی اسٹاد کی جگہ پر ان کا تقرر ہوگیا۔ حالی نے 1894ء میں اخلی علی گڑھ میں اور میں السنہ مشرقیہ کے استاد کی جگہ پر ان کا تقرر ہوگیا۔ حالی نے 1894ء میں اخلی علی گڑھ انسلی میٹوٹ گزٹ کی ادارت کے لیے بلوا یا اور سرسیّد سے ملا قات کروائی۔ 1907ء میں 'علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ' کی ادارت کے لیے اغیس مدعو کیا گیا۔ قیام علی گڑھ میں وحیدالدین سلیم نے 'انجمن مترجمین' قائم کی تھی جس کا مقصد انگریز کی کتابوں کو الردو میں منتقل کرنا تھا۔ جب حیدر آباد میں جامعہ عثانیہ قائم کی گئی تو نصاب کی کتابوں کو طالب علموں کے لیے اردو میں ترجمہ کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ راس مسعود اور بعض دوسر حضرات نے سلیم کو حیدر آباد ہلوالیا۔ یہاں ترجمہ کرنے کی طرورت بیش آئی۔ داس مسلیم کیا ہوں کا ترجمہ کرنے کے سلیلے میں 'وضع اصطلاحات' کی کمیٹی بنائی گئی۔ اس میں مختلف علوم کی کتابوں کا ترجمہ کرنے کے سلیلے میں دوسے اسلیم میں آبیا تو آخیس پروفیسر مقرر کرد یا گیا۔ آخری زمانے میں صحت کی خرائی کے باعث ملیح آباد چلے گئے۔ و ہیں ان کا انتقال ہوا۔ کرد یا گیا۔ آخری زمانے میں صحت کی خرائی کے باعث ملیح آباد چلے گئے۔ و ہیں ان کا انتقال ہوا۔ کرد یا گیا۔ آخری زمانے میں صحت کی خرائی کے باعث ملیح آباد چلے گئے۔ و ہیں ان کا انتقال ہوا۔

4914CH21

دعوت ِانقلاب

کیا لے گا خاک! مُردہ اُ فقادہ بن کے تو طوفان بن، کہ ہے تری فطرت میں انقلاب

کیوں ٹمٹائے کرمک شب تاب کی طرح! بن سکتا ہے تو اوج فلک پر اگر شہاب

وہ خاک ہو، کہ جس سے ملیں ریزہ ہائے زر وہ سنگ بن کہ جس سے نکلتے ہیں لعلِ ناب

چڑیوں کی طرح دانے پہ گرتا ہے کس لیے پرواز رکھ بلند، کہ تو بن سکے عقاب

وہ چشمہ بن کہ جس سے ہوں سرسبز کھیتیاں رہرو کو تو فریب نہ دے صورتِ سراب

--وحيدالدّ بن سليم

مشق

لفظومعني

افتاده : گراپراهوا

كرمك شب تاب : جگنو

اوج : بلندی،شان،عروج

شهاب : ستاره کانام

لعل ناب : گهر بے سرخ رنگ کافیتی پی تقر

Г

دعوت انقلاب ______ 169_____

عقاب : چیل کی شکل کے ایک بڑے پرندے کا نام

سراب : ریگزارجس پردورسے پانی کا گمان ہو،مطلب فریب نظریا دھوکا

غورکرنے کی بات

• اس قطعے میں انسانی قوت اور اس کی خوبیوں کو بیان کیا گیا ہے اور اس بات کا احساس دلایا گیا ہے کہ اگر انسان چاہے تواپنی کوششوں سے ہر شکل کوآسان بناسکتا ہے۔

سوالول کے جواب کھیے

- انقلاب سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
- 2. انقلاب پیداکرنے کی صلاحیت کس میں ہے؟
- شاعرانسان کوئس طرح کا چشمہ بننے کے لیے کہدر ہاہے؟
- شاعرانسان کوچڑیا بننے کے بجائے عقاب بننے کی ترغیب کیوں دے رہاہے؟

عملی کام

- اس قطعے کو بلندآ واز سے پڑھیے۔
- اس قطعے کے آخری تین اشعار خوشخط لکھیے۔
 - ورج ذیل الفاظ کے متضاد کھیے:

اوج،مرده، فلک،سرسبر

اس قطع میں شاعر نے جن الفاظ کے ساتھ اضافت کا استعمال کیا ہے، اُن کی نشاند ہی کیچیے۔

l.